انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

مجددِ مسلکِ اہلِ سنت، عاشقِ رسول، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ○ پاکستان

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

تصنیف لطیف

مجدّدِ مسلکِ اہل سنّت

فاضلِ جلیل حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور، کراچی - پاکستان

جملہ حقوق بحق پسران مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ محفوظ ہیں
یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ رجسٹریشن نمبر 15519
دفتر کاپی رائٹ، حکومت پاکستان

نام کتاب	انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
مصنف	مجدد مسلک اہلسنّت حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ
مرتبہ	مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)
	۵۳ بی۔ سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی 74400
سالِ اشاعت	ستمبر 2018ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	تین ہزار
کمپیوٹر کوڈ	AD16

ISBN No. 978-969-591-016-0

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010
9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37225085-37247350
14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی
فون: 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212
e-mail:- info@zia-ul-quran.com
Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

بندۂ پروردگارم امّتِ احمد نبیؐ
دوستدارم چار یار تابعِ اولادِ علیؓ
مذہبِ حنفیہ دارم ملّتِ حضرتِ خلیلؑ
خاکِ پائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

اشعار

اَے اخی اَے عاشقِ محبوبِ حق　　اَے نثارِ طالب و مطلوبِ حق
جب سُنے تو نامِ پاکِ مُصطفیٰ　　چُوم انگوٹھے اور آنکھوں سے لگا
پڑھ درود اُن پر بصیغۂ خطاب　　آنکھیں تیری ہونگی نہ ہرگز خراب
ہوں گے محشر میں شفیع وہ بالیقین　　پھر خدا دے گا تجھے خُلدِ بریں
جس نے کی تعظیم سُن کے اُن کا نام　　آتشِ دوزخ ہُوئی اس پر حرام
تعظیم اُن کی مومنوں پہ فرض ہے　　جو نہ مانے اُس کے دل میں مرض ہے

اَے خدا اَے بے نیاز و کارساز
اَے کریمِ منٔ شہِ بندہ نواز

رحم کُن بہرِ حبیبِ مُصطفیٰ　　از کرم تو عفو کُن جرم و خطا

یَا رُسولَ اللہ حبیبِ حق توئی
حق توئی بے شک توئی برحق توئی

رحمتہ للعالمینٔ شانِ شُما　　رحم کن برحالِ منٔ بہرِ خُدا
یک نظر بر ایں کمینۂ اَے کریم　　کُن طلب سوئے مدینۂ اَے کریم

اے شفیعِ من کرم بر ایں غلام
صد ہزاراں الصلوٰۃ والسّلام

(المؤلف)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وعلى آله وصحبه اجمعين

حضور پُر نور شفیع یوم النشور ﷺ کا نام پاک اذان میں سُننے کے وقت انگوٹھے یا انگشتانِ شہادت چُوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز و مستحب اور بہت ہی باعثِ رحمت و برکت ہے۔ اس کے جواز پر دلائلِ کثیرہ موجود ہیں اور ممانعت پر کوئی دلیل موجود نہیں[1]۔ چند دلائل ہدیۂ قارئین ہیں۔

۱: فاضل جلیل العلامۃ الکامل الشیخ اسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

وَفِيْ قَصَصِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَغَيْرِهَا اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَاءِ مُحَمَّدٍ ﷺ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ هُوَ مِنْ صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَسَاَلَ لِقَاءَ مُحَمَّدٍ ﷺ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ النُّوْرَ الْمُحَمَّدِيَّ فِيْ اِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ مِنْ يَدِهِ الْيُمْنٰى فَسَبَّحَ ذٰلِكَ النُّوْرُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ تِلْكَ الْاِصْبَعُ مُسَبِّحَةً كَمَا فِي الرَّوْضِ الْفَائِقِ

قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں حضرت محمدّ ﷺ کی مُلاقات کا اشتیاق ہُوا تو اللہ تعالےٰ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ وُہ تمہارے صُلب سے آخر زمانے میں ظہور فرمائیں گے تو حضرت آدم نے آپ کی مُلاقات کا سوال کیا تو اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السّلام کے داہیں ہاتھ کے کلمے کی انگلی میں نورِ محمّدی ﷺ چمکایا تو اس نور نے اللہ کی تسبیح پڑھی، اسی واسطے اس انگلی کا نام کلمے کی انگلی ہوا جیسا کہ روض الفائق میں ہے اور اللہ تعالےٰ

---

[1] اس مسئلے کے متعلق تفصیل کے لیے "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" مصنّفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور "جاء الحق وزہق الباطل" مصنّفہ حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں کا مطالعہ کریں۔

أَوْ أَظْهَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمَالَ حَبِيْبِهٖ فِيْ صِفَاءِ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ مِثْلُ الْمِرْاٰةِ فَقَبَّلَ اٰدَمُ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ اَصْلًا لِذُرِّيَّتِهٖ فَلَمَّا اَخْبَرَ جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اِسْمِيْ فِي الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ اَبَدًا۔

(روح البیان صفحہ ٦٤٩/٤)

نے اپنے حبیب کے جمال محمدی ﷺ کو حضرت آدم کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر پھیرا پس یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی۔ پھر جب جبریل امین نے نبی کریم ﷺ کو اس کو خبر دی تو آپ نے فرمایا جو شخص اذان میں میرا نام سنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ کبھی اندھا نہ ہو گا۔

٢ : اسی تفسیر روح البیان میں ہے کہ :

در محیط آوردہ کہ پیغمبر ﷺ بمسجد درآمد و نزدیک ستون بنشست و صدیق رضی اللہ عنہ در برابر آنحضرت نشستہ بود بلال رضی اللہ عنہ برخاست و باذان اشتغال فرمود چون گفت اشہد ان محمد رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را بر ہر دو چشم خود نہادہ گفت قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ چون بلال رضی اللہ عنہ فارغ شد حضرت رسول اللہ ﷺ فرمودہ کہ یا ابوبکر ہر کہ بکند چنیں کہ تو کردی خدائے بیامرزد گناہان جدید و قدیم او را اگر بعمد بودہ باشد اگر بخطا

محیط میں لایا ہے کہ پیغمبر ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے برابر بیٹھے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُٹھ کر اذان دینا شروع کی جب انھوں نے اشہد ان محمدًا رسول اللہ کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں آپ (کے نام) سے ٹھنڈی رہیں۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دے چکے حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جو شخص ایسا کرے جیسا کہ تم

(تفسیر روح البیان)

۳ : وحضرت شیخ امام ابوطالب محمدؐ بن علی المکی رفع اللہ درجتہ ورقوت القلوب روایت کردہ از ابن عیینہ رحمہ اللہ کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بمسجد در آمد در دہۂ محرم وبعد از انکہ نماز جمعہ ادا فرمودہ بود نزدیک اسطوانہ قرار گرفت وابوبکر رضی اللہ عنہ بظہر ابہامین چشم خودرا مسح کرد وگفت قرۃ عینی بک یارسول اللہ وچوں بلال رضی اللہ عنہ از اذان فراغتی روئے نمود حضرت رسول اللہ ﷺ فرمودہ کہ ای ابابکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روئے شوق بلقائے من وبکند آنچہ توکردی خدائے درگزار دگناہان ویرا انچہ باشد نو وکہنہ خطا وعمد ونہاں و آشکارا۔

(تفسیر روح البیان صفحہ ۶۴۸/۴)

نے کیا ہے خدا تعالےٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

اور حضرت شیخ امام ابوطالب محمدؐ بن علی المکیؒ اللہ ان کے درجات بلند کرے، اپنی کتاب قوت القلوب میں ابن عیینہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے محرّم کی دسویں تاریخ کو مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اذان میں حضور کا نام سُن کر) اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا قرّۃ عینی بک یا رسول اللہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جو شخص تمہاری طرح میرا نام سُن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا وہ کہے خدا تبارک و تعالیٰ اس کے تمام نئے و پرانے، ظاہر و باطن گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔

۴ : علامہ امام شمس الدّین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ دیلمی کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے

لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بَاطِنَ الْاَنْمُلَتَيْنِ السَّبَابَتَيْنِ وَمَسَحَ

جب مؤذن کو اشہد انّ محمّدًا رسول اللہ کہتے سُنا تو یہ ہی کہا اور اپنی انگشتانِ شہادت کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں

عَلٰی عَیْنَیْهِ فَقَالَ ﷺ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ (المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث الدائرۃ علی السنۃ)

سے لگائے تو حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے اس پیارے دوست کی طرح کرے گا میری شفاعت اس کے لیے حلال ہوگئی۔

۵ : یہی امام سخاوی حضرت ابوالعباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی کی کتاب "مُوجبات الرّحمۃ وعزائم المغفرۃ" سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السّلام نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَیَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَرْمُدْ اَبَدًا۔ (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذّن سے اشہد ان محمّدًا رسول اللہ سُن کر کہے "مرحبا بحبیبی وقرّۃ عینی محمّد بن عبد اللہ ﷺ" پھر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔

۶ : یہی امام سخاوی فقیہ محمّد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ وَیُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَیَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمُدْ (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذّن سے اشہد ان محمّدًا رسول اللہ سن کر کہے "مرحبا بحبیبی وقرّۃ عینی محمّد بن عبد اللہ ﷺ" پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ اس کی آنکھیں کبھی دُکھیں گی

۷ : یہی امام سخاوی، شمس الدّین امام محمّد بن صالح مدنی کی تاریخ سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت مجد مصری کو جو کاملین صالحین میں سے تھے فرماتے سُنا کہ

مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اِذَا سَمِعَ

جو شخص نبی کریم ﷺ کا ذکرِ پاک اذان

ذِكْرَهٗ فِي الْاَذَانِ وَجَمَعَ اِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْاِبْهَامِ وَقَبَّلَهُمَا وَمَسَحَ بِهِمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَرْمُدْ اَبَدًا۔

(المقاصد الحسنۃ)

میں سُن کر درود بھیجے اور کلمہ کی انگلیاں اور انگوٹھے ملا کر ان کو بوسہ دے اور آنکھوں پر پھیرے اُس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔

۸ : یہی امام سخاوی، انہی امام محمدؐ بن صالح کی تاریخ سے نقل فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا عراق کے بہت سے مشائخ سے مروی ہوا ہے کہ جب انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے تو یہ درود شریف پڑھے "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا حَبِيْبَ قَلْبِيْ وَيَا نُوْرَ بَصَرِيْ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِيْ" اِن شاء اللہ کبھی آنکھیں نہ دُکھیں گی اور یہ مجرب ہے، اس کے بعد امام مذکور فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے سُنا ہے یہ مبارک عمل کرتا ہُوں آج تک میری آنکھیں نہ دُکھی ہیں اور نہ اِن شاء اللہ دُکھیں گی۔

(المقاصد الحسنۃ)

۹ : یہی امام سخاوی امام طاؤس سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے شمس الدّین محمدؐ بن ابی نصر بُخاری، خواجہ حدیث سے یہ حدیث مُبارک سُنی فرمایا۔

مَنْ قَبَّلَ عِنْدَ سِمَاعِهٖ مِنَ الْمُؤَذِّنِ كَلِمَةَ الشَّهَادَةِ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَقَالَ عِنْدَ الْمَسِّ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَيَّ وَنَوِّرْهُمَا بِبَرَكَةِ حَدَقَتَيْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَوِّرْهِمَا لَمْ يَعْمَ (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذّن سے کلمہ شہادت سُن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں پر پھیرے اور یہ پڑھے "اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَيَّ وَنَوِّرْهُمَا بِبَرَكَةِ حَدَقَتَيْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَوِّرْهِمَا" وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

۱۰ : شرح نقایہ میں ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ

جان لو کہ بے شک اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر صلّی اللہ علیک یارسول اللہ اور

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عِنْدَ الثَّانِیَۃِ مِنْھَا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ یُقَالُ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظَفَرَیِ الْاِبْھَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ فَاِنَّہٗ ﷺ یَکُوْنُ لَہٗ قَائِدًا اِلَی الْجَنَّۃِ۔

دوسری شہادت کے سننے پر قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یارسول اللہ کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن (چوم کر) اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے "اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

۱۱: علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردّ المحتار شرح درّ مختار میں یہی عبارت لکھ کر فرماتے ہیں۔

کذا فی کنز العباد قھستانی ونحوہ فی الفتاوی الصّوفیہ وفی کتاب الفردوس مَنْ قَبَّلَ ظَفَرَیْ اِبْھَامَیْہِ عِنْدَ سِمَاعِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُہٗ وَمُدْخِلُہٗ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّۃِ وَتَمَامُہٗ فِیْ حَوَاشِی الْبَحْرِ لِلرَّمْلِیْ (ردالمختار شرح درمختار صفحہ ۳۷)

ایسا ہی کنز العباد امام قہستانی میں اور اسی کی مثل فتاویٰ صوفیہ میں ہے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جو شخص اذان میں اشھدان محمداً رسول اللہ سن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے (اس کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ) مَیں اُس کا قائد ہوں گا اور اس کو جنّت کی صفوں میں داخل کروں گا اس کی پوری بحث بحر الرائق کے حواشی رملی میں ہے۔

۱۲: رئیس الفقہاء الحنفیہ علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مراقی الفلاح میں یہی عبارت اور دیلمی کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی مرفوع حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں۔

وَکَذَا رُوِیَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَبِمِثْلِہٖ یُعْمَلُ فِی الْفَضَائِلِ

(الطحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۱۱۱)

اور اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام سے بھی روایت کیا گیا ہے اور فضائل اعمال میں ان احادیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

۱۳: علامہ امام قہستانی شرح الکبیر میں کنز العباد سے نقل فرماتے ہیں۔

اِعْلَمْ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ الثَّانِيَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سَمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يُقَالُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظَفْرَيِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهٗ ﷺ يَكُوْنُ قَائِدًا لَّهٗ اِلَى الْجَنَّةِ۔

جان لو بلا شبہ اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر "صلّی اللہ علیک یا رسول اللہ" اور دوسری شہادت کے سننے پر "قُرَّۃُ عینی بک یا رسول اللہ" کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن (چوم کر) اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے "اللّٰھم متّعنی بالسّمع والبصر" تو حضور ﷺ ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔

۱۴: شافعی مذہب کی مشہور کتاب " اعانتہ الطّالبین علیٰ حل الفاظ فتح المعین"، کے صفحہ ۲۴۷ اور مالکی مذہب کی مشہور کتاب۔

۱۵: " کفایۃ الطالب الرّبانی لرسالۃ ابن ابی زید القیروانی کے صفحہ ۱۶۹ پر ہے کہ جب اذان میں حضور ﷺ کا نام پاک سُنے تو درود شریف پڑھے۔

ثُمَّ يُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ اَبَدًا۔

پھر انگوٹھے چومے اور ان کو آنکھوں پر رکھے تو نہ کبھی اندھا ہوگا اور نہ کبھی آنکھیں دُکھیں گی۔

۱۶: شیخ المشائخ، رئیس المحقّقین، سیّد العلماء الحنفیہ بمکۃ المکرّمہ مولانا جمال بن عبد اللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ

سُئِلْتُ عَنْ تَقْبِيْلِ الْاِبْهَامَيْنِ وَ وَضْعِهِمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اِسْمِهٖ ﷺ فِي الْاَذَانِ هَلْ هُوَ جَائِزٌ اَمْ لَا اَجَبْتُ بِمَا نَصُّهٗ نَعَمْ تَقْبِيْلُ الْاِبْهَامَيْنِ وَوَضْعُهُمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اِسْمِهٖ ﷺ فِيْ

مجھ سے سوال ہُوا کہ اذان میں حضور ﷺ کے اسمِ مبارک کے ذکر کے وقت انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ میں نے ان لفظوں سے جواب دیا کہ ہاں اذان میں حضورِ اقدس ﷺ کا نام مبارک سُن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز

الاذانِ جائزٌ بل ھو مستحبٌّ صرّح بہ مشائخنا۔

(منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین صفحہ ۱۴)

بلکہ مستحب ہے ہمارے مشائخ مذہب نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

۱۷: الشیخ العالم المفسر العلامہ نورالدین الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کا نامِ مبارک اذان میں سُن کر انگوٹھے چوما کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا، تو میری آنکھیں بیمار ہوگئیں،

فرأیتہٗ ﷺ منامًا فقال لِمَ ترکتَ مسحَ عینیکَ عندَ الاذانِ اِنْ اردتَّ اَنْ تبرأ عیناکَ فعُدْ اِلی المسحِ فاستیقظتُ ومسحتُ فبرئتُ ولم یعاودنی مرضھما الی الاٰنِ۔

(نہج السّلامہ فی تقبیل الابہامین فی الاقامہ صفحہ ۴)

تو میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا تُو نے اذان کے وقت انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دیا؟ اگر تُو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں درست ہو جائیں تو وُہ عمل پھر شروع کر دے۔ پس میں بیدار ہوا اور یہ عمل شروع کر دیا تو میری آنکھیں درست ہوگئیں اور اس کے بعد اب تک وہ مرض نہیں لوٹا۔

۱۸: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو برس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں گزارے تھے۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو مزبلہ (جہاں نجاست وغیرہ ڈالی جاتی ہے) میں پھینک دیا تو اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السّلام کو وحی کی کہ اس کو وہاں سے اٹھاؤ اور اس پر نماز پڑھو۔ موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی، اے میرے پروردگار! بنی اسرائیل اس کے نافرمان ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا یہ ٹھیک ہے۔

اِلّا انّہ کانَ کلّما نشرَ التّوراۃَ ونظرَ اِلی اسمِ محمّدٍ ﷺ قبّلہٗ ووضعہٗ علی عینیہِ وصلّی علیہِ فشکرتُ ذلکَ لہٗ وغفرتُ ذنوبہٗ و

مگر اس کی عادت تھی کہ جب وہ توراۃ کو کھولتا اور (حضرت) محمّد ﷺ کے نام پاک کو دیکھتا تو اس نام کو چُوم کر آنکھوں سے لگالیتا اور درود بھیجتا۔ پس میں نے

زَوَّجَتُہٗ سَبْعِیْنَ حُوْرَاء — اس کا یہ حق مانا اور اس کے گناہوں کو بخش دیا اور ستّر حوریں اُس کے نکاح میں دیں۔
(حلیۃ الاولیاء ابو نعیم صفحہ ۴۲ وسیرۃ حلبیہ صفحہ ۸۵)

۱۹ : سیّد العارفین حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

بود در انجیل نام مصطفےٰ — آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا

انجیل میں حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک درج تھا، وہ مصطفےٰ جو پیغمبروں کے سردار اور بحرِ صفا ہیں۔

بود ذکرِ حلیہ ہا و شکلِ اُو — بود ذکرِ غزو صوم و اکلِ اُو

نیز آپ کے اوصافِ جسمانیہ، شکل و شمائل، جہاد کرنے، روزہ رکھنے اور کھانے پینے کا حال بھی درج تھا۔

طائفہ نصرانیاں بہرِ ثواب — چوں رسیدندے بداں نام و خطاب

بوسہ دادندے بداں نامِ شریف — رو نہادندے بداں وصفِ لطیف

عیسائیوں کی ایک جماعت جب اس نام پاک اور خطاب مبارک پر پہنچتی تو وہ لوگ بغرضِ ثواب یہ اچھائی کرتے کہ اس نام شریف کو بوسہ دیتے اور اس ذکرِ مبارک پر بطورِ تعظیم منہ رکھ دیتے۔

نسلِ ایشاں نیز ہم بسیار شد — نورِ احمد ناصر آمد یار شد

(اس تعظیم کی بدولت) ان کی نسل بہت بڑھ گئی اور حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ مبارک (ہر معاملے میں) اُن کا مددگار اور ساتھی بن گیا۔

واں گروہِ دیگر از نصرانیاں — نامِ احمد داشتندے مستہاں

اور ان نصرانیوں کا وہ دوسرا گروہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک کی بے قدری کیا کرتا تھا۔

مستہان خوار گشتند آں فریق — گشتہ محروم از خود و شرطِ طریق

وہ لوگ ذلیل و خوار ہو گئے اپنی ہستی سے بھی محروم ہو گئے (کہ قتل کئے گئے) اور مذہب سے بھی محروم ہو گئے یعنی عقائد خراب ہو گئے۔

نامِ احمد چوں چنیں یاری کند — تا کہ نورش چوں مدد گاری کند

جب حضرت احمد ﷺ کا نامِ مبارک ایسی مدد کرتا ہے تو خیال کرو کہ آپ کا نورِ پاک کس قدر مدد کر سکتا ہے۔

نامِ احمد چوں حصارے شد حصین — تا چہ باشد ذاتِ آں روح الامین

جب حضرت احمد ﷺ کا نامِ مُبارک ہی حفاظت کے لیے مضبوط قلعہ ہے تو اس روح الامین ﷺ کی ذاتِ مُبارک کیسی ہو گی۔ (مثنوی شریف دفتر اوّل)

شبہ! بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام احادیث ضعیف ہیں ان میں ایک بھی صحیح مرفوع حدیث نہیں ہے چنانچہ محدثین نے ان احادیث کو لکھ کر فرمایا لا یصح فی المرفوع لہذا احادیثِ ضعیفہ سے کس طرح ایک شرعی مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے؟

اس کے متعلق صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ محدثین کرام کا کسی حدیث کے متعلق فرمانا کہ صحیح نہیں اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ یہ حدیث بالکل غلط و باطل ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحت کے اس اعلیٰ درجہ کو نہ پہنچی جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجہ صحت کہتے ہیں۔ یاد رہے! اصطلاحِ محدثین میں حدیث کا سب سے اعلیٰ درجہ صحیح اور سب سے پست درجہ موضوع ہے اور وسط میں بہت سی اقسام ہیں جو درجہ بدرجہ مرتب ہیں صحیح کے بعد حسن کا درجہ ہے لہذا نفی صحت نفی حسن کو مستلزم نہیں۔ بلکہ اگر ضعیف بھی ہو تو فضائلِ اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول ہے اور ان احادیث کے متعلق محدثین کا "لا یصح فی المرفوع" یعنی یہ تمام احادیث حضور ﷺ تک مرفوع ہو کر صحیح ثابت نہیں ہوئیں فرمانا ثابت کرتا ہے کہ یہ احادیث موقوف صحیح ہیں۔

۲۰: چنانچہ علامہ امام ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُهٗ اِلَى الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فَيَكْفِیْ لِلْعَمَلِ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔	مَیں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لیے کافی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ تم پر لازم

کرتا ہُوں اپنی سُنّت اور اپنے خلفاء راشدین کی سُنّت۔ (موضوعات کبیر صفحہ ۶۴)

معلوم ہُوا کہ حدیثِ موقوف صحیح ہے کیونکہ سیدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ تک اس کا رفع ثابت ہے اور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سُنّت حضور ﷺ کی سُنت ہے۔ چنانچہ مخالفین کے سرگروہ جناب خلیل احمد انبیٹھوی اور جناب رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں "جس کے جواز کی دلیل قرونِ ثلاثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہوا یا نہ ہوا اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہُوا ہو یا نہ ہوا ہو" وہ سب سُنّت ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ ۲۸)

ثابت ہُوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک اذان میں نام اقدس سُن کر انگوٹھے چومنا سُنّت ہے کیونکہ ملّا علی قاری کی عبارت سے قرونِ ثلاثہ میں اس کی اصل متحقق ہوگئی۔ پھر اس کو بدعت وغیرہ کہنا محض جہالت اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

برادرانِ اہلِ سنّت توجہ فرمائیں

میرے سُنّی بھائیو!

ہوش میں آؤ۔ خبردار ہو جاؤ۔ یہ دَور بڑا نازک اَور فتنوں کا دَور ہے۔ سخت آزمائش کا وقت ہے۔ بے دینی و بدعقیدگی کی آندھیاں اور گمراہی کے طوفان زوروں پر ہیں۔

لہٰذا اپنے ایمان و عقائد کی خوب حفاظت کرو اور بزرگانِ دین کے طریقے پر قائم رہو۔ غیروں کی صحبت و مجلس اور تقاریر و لٹریچر سے اجتناب کرو اور علماء ربانیین، بزرگانِ دین سلف صالحین کے حالات کا مطالعہ کرو اور اُن کی کتابیں پڑھو اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرو۔ درود و سلام کی کثرت رکھو۔ سادہ و سُتھرا لباس پہنو۔ سروں پر غیروں کی وضع کے بال نہ رکھو بلکہ سُنّت کے مطابق رکھو۔ کسی کامل اللہ والے کی صحبت اختیار کرو جو صحیح معنوں میں اللہ والا ہو۔ آپس میں اتفاق و محبّت سے رہو۔ اللہ کریم تبارک و تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب کریم ﷺ ہمیں اہلِ سُنّت و جماعت کے عقائد و اعمال پر قائم

رکھے اور خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

آمین ثم آمین بحرمتہ سیّد المرسلین رحمتہ للعالمین شفیع المذنبین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم اجمعین۔

طالب دُعا

محمدؐ شفیع الخطیب اوکاڑوی غفرلہٗ

کراچی

قارئینِ محترم!

واضح رہے کہ اذان میں یا اذان کے علاوہ اللہ کے حبیب، رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظّم، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سن کر چومنا اور آنکھوں سے لگانا یہ محبّت کی علامت ہے اور اس رسالے کے مندرجات سے آپ پر واضح ہو گیا کہ بلا شبہ یہ فعل نہ صرف جائز و مستحب ہے بلکہ دنیا و آخرت میں رحمت و برکت کا بھی موجب ہے اس طرح کہ فرمانِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے مُطابق آنکھوں کی صحت اور گناہوں سے مغفرت کا سبب ہے۔ افسوس صد افسوس کہ محبت و تعظیمِ رسُول کے سبب کیے جانے والے اس اچھے کام کو غلط اور ناجائز قرار دینے والے لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ مُسلم معاشرے میں ان لوگوں کی ایسی باتوں نے شعائرِ اسلام کی توہین و تضحیک اور تمسخر کے مواقع لوگوں کو فراہم کر دیئے ہیں جن کی وجہ سے لوگ کتنے ہی نیک کاموں کو چھوڑ کر بے راہ روی اختیار کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ عوام کی ان بد اعمالیوں کا سبب بن رہے ہیں اور ان برائیوں کا وبال اپنے لیے جمع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے پیاروں کے صدقے نیکی پر استقامت اور اپنے پیاروں کی محبّت میں درجۂ کمال عطا فرمائے۔

محمدؐ کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

کوکبِ نورانی را احمد شفیع
(صلّی اللہ علیہ وسلم)

مجددِ مسلکِ اہلسنت خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

ذکرِ جمیل	نغمۂ حبیب ﷺ	انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
ذکرِ حسین (دو حصے)	درسِ توحید	مسلمان خاتون
راہِ عقیدت	برکاتِ میلاد	اخلاق و اعمال (نشری تقریریں)
راہِ حق	ثواب العبادات	مقالاتِ اوکاڑوی
نماز مترجم	مسئلہ سیاہ خضاب	میلادِ شفیع
امام پاک اور یزید پلید	مسئلہ طلاق ثلاثہ	جہاد و قتال
شامِ کربلا	انوارِ رسالت (حصہ اول)	جھگڑے کا خاتمہ
سفینۂ نوح (دو حصے)	تعارفِ علمائے دیوبند	نجوم الہدایت

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ
اردو بازار لاہور